Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/۷۸ | منگل ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ، ۵ اخاء ۱۳۷۲ہش ، ۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۲۲

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اصول

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک اصل ہے جو حضرت امام نے ہمارے ہاتھ میں دے دیا ہے کام میں کاج میں سونے میں جاگنے میں کھانے میں۔ پینے میں۔ لباس میں۔ پوشاک میں گھر میں باہر میں' عادات میں' رسم و رواج میں شغل میں اور بے کاری میں۔ شادی میں غم میں لین دین میں غرض اپنے کل کاروبار میں اس اصول کو نصب العین رکھو اور جانچتے رہو کہ دنیا مقدم ہے یا کہ دین پھر ولایت کا کون سا درجہ ہے جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت دین حق کا منشاء نہیں۔ (دین حق) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے' اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے' تو اس سے مؤاخذہ ہو گا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۸)

جو کام اللہ کیلئے نہ ہو گا وہ سخت نقصان کا باعث ہو گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

زبان بھی ایک عجیب چیز ہے جو گاہے (صاحب ایمان) اور گاہے کافر بنا دیتی ہے۔ معتبر بھی بنا دیتی ہے اور بے اعتبار بھی کر دیتی ہے۔ اس لئے مولیٰ کریم فرماتا ہے کہ اپنے قول کو مضبوطی سے نکالو۔ خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں اس کا فائدہ ہوتا ہے (--) تاکہ تمہارے سارے کام اصلاح پذیر ہو جاویں۔

صدہا لوگ ان معاملات نکاح میں تقویٰ اور خدا ترسی سے کام نہیں لیتے اور الٰہی حکم کی قدر و عظمت ان کو مدنظر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اس تراش خراش میں رہتے ہیں کہ یہ مقابلہ ہو یا شہوت کو مقدم کرتے ہیں لیکن جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور اگر نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔

بات یہ ہے کہ جو اللہ رسول کا مطیع ہوتا ہے وہ بڑا کامیاب' اس لئے یہ بات ہر ایک کو مدنظر رکھنی چاہئے۔

پھر فرمایا (اے ایمان دار و اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان اس بات کو مدنظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے) پھر تقویٰ کی تائید اس تیسری آیت میں ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اور ہر ایک جی کو چاہئے کہ بڑی توجہ سے دیکھ لے کہ کل کے لئے کیا کیا' جو کام ہم کرتے ہیں۔ ان کے نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے جو کام اللہ کے لئے نہ ہو گا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہو گا۔ لیکن جو اللہ کے لئے ہے تو وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر

باقی ص ۷ پر

پاکستان کے ارباب حل و عقد کے لئے لمحہ فکریہ

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ کا بیان

نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بارہا یہ اعلان کر چکی ہے کہ جماعت احمدیہ احمدیوں کے لئے مخصوص اقلیتی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا اپنے عقیدہ اور ضمیر کے منافی سمجھتی ہے اور اس وجہ سے افراد جماعت احمدیہ نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے۔ یہ صورت حال گذشتہ تمام انتخابات اور موجودہ انتخاب کے موقعہ پر بذریعہ اخباری اعلانات اور بذریعہ وفود زبانی اور تحریری طور پر الیکشن کمشن کے نوٹس میں لائی جا چکی ہے کہ احمدیوں کا کوئی حلقہ نیابت نہیں اور احمدیوں کے لئے مخصوص اقلیتی نشستوں پر انتخاب کا کوئی جواز نہیں۔

اب یہ بات ہمارے علم میں آئی ہے کہ احمدیوں کے اس واشگاف اعلان کی وجہ سے بعض مفاد پرست عناصر اس صورت حال کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور حلقہ نیابت نہ ہونے کے باوجود احمدیوں کے لئے مخصوص اقلیتی نشستوں پر انتخاب کے انعقاد اور احمدیوں کے عدم شمولیت کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کے پیش نظر دھوکہ اور فریب دہی کے ذریعہ فرضی اور بوگس ووٹوں کا احمدیوں کی ووٹرز لسٹ میں اندراج کروایا گیا ہے۔ بعض علاقوں میں بعض حلقوں کی طرف سے یہ صورت حال حکام کے نوٹس میں لائی گئی جس پر تحقیقات کے دوران یہ بات متعلقہ حکام پر واضح ہو چکی ہے کہ مختلف شہروں اور دیہاتوں میں شہریوں کے شناختی کارڈ حاصل کر کے فرضی احمدی انتخابی فہرستیں تیار کروائی گئی ہیں جبکہ متعلقہ افراد کا کوئی وجود ہی نہیں اور نہ ہی وہ کسی طرح ان حلقوں میں ووٹ کا استحقاق رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک تحصیل چنیوٹ کے چند دیہات میں تحقیق کے نتیجہ میں سینکڑوں ایسے ووٹ فرضی طور پر ووٹر لسٹ میں درج پائے گئے۔ پاکستان بھر میں اگر یہ تحقیق کی جائے تو یہ صورت حال زیادہ افسوس ناک دکھائی دے گی۔

ان حالات میں حکومت کے ارباب حل و عقد کو اور پاکستان کے انصاف پسند شہریوں کو غور کرنا چاہئے کہ کسی طبقہ کو اقلیت قرار دے کر اور پھر ان کے لئے اقلیتی نشستیں مخصوص کر کے جن کو وہ قبول نہیں کرنا چاہتے وہی مخصوص نشستیں جو دنیا کے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لئے اقلیتی مخصوص نشستیں کہلاتی ہیں ان پر بالواسطہ دھوکہ دہی اور فریب کے راستہ کو کھول کر ایسے لوگوں کو وہ نشستیں پر کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے جو احمدی نہیں یا احمدیوں کی نمائندگی نہیں کرتے جو سراسر انصاف اور قانون کے تقاضوں کے خلاف ہے اور دنیا کا کوئی قانون اور انسانی حقوق کی کسی تشریح کی رو سے احمدیوں کے لئے مخصوص اقلیتی نشستوں پر انتخاب کا انعقاد منصفانہ و غیر جانبدارانہ نہیں کہلا سکتا ہے۔ ہم ارباب حل و عقد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس صورت حال کے تدارک کے لئے ضروری اقدامات کریں اور ایسے مفاد پرست عناصر کی ریشہ دوانیوں سے پاکستان کے احمدیوں کو نجات دلائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ / اخاء ۲ ۱۳۷ ہش ۵ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

استطاعت اور دعا

ہم میں جتنی استطاعت ہوتی ہے اتناہی ہم کام کرسکتے ہیں۔اس سے آگے بڑھنا ہو یعنی اس سے زیادہ کام کرنا ہو تو دوسروں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔کوئی ہماری مدد کرے۔کوئی ہماری استطاعت میں اپنی استطاعت کو شامل کرے اور اس طرح ہمیں وہ کام کرنے کا موقع مل جائے جو ہم از خود نہیں کرسکتے۔اس بات کے پیش نظر لوگ ایک دوسرے سے مل جل کر کام کرنے کے طریق اختیار کرتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ جو کام وہ اکیلے نہیں کر سکتے وہ دوسروں کے ساتھ مل کر کیا جاسکتا ہے۔اس طرح اپنا بھی بھلا اور دوسروں کا بھی۔

لیکن اگر ہم غور کریں تو ہماری اپنی استطاعت ہی کیا ہے۔ہم اپنی استطاعت کے مطابق کرنا چاہتے ہیں اور ناکام ہو جاتے ہیں۔کوشش کرتے ہیں لیکن کوشش کو پھل نہیں لگتا۔ یعنی بیل منڈھے نہیں چڑھتی۔اور وہ اس لئے کہ ہماری اپنی استطاعت بھی از خود کچھ نہیں کرسکتی۔یہی بات ہمیں دعا کی طرف متوجہ کرتی ہے۔اگر انسان استطاعت رکھتے ہوئے بھی اپنی کامیابی کو یقینی نہیں بناسکتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے یہ استطاعت دی ہے اس سے کہا جائے کہ استطاعت کو کامیابی عطا کرے اور اسی کا نام دعا ہے۔استطاعت سے کام تو لیا جائے لیکن اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے یعنی خدا تعالیٰ سے کہا جائے کہ اے خدا ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ تو ہم کریں گے ہی لیکن نتیجہ تیرے ہاتھ میں ہے۔تو چاہے تو کامیابی ہوگی۔اور کامیابی کے لئے اگر ہماری استطاعت کافی نہیں ہے۔کام ہماری استطاعت سے بڑا ہے تو ہماری استطاعت میں اضافہ کر۔ہمیں توفیق دے کہ ہم کامیابی کا منہ دیکھ سکیں۔ایسی دعا ہی کے نتیجہ میں بعض اوقات حیران کن کام سرانجام پا جاتے ہیں ہم خود بھی حیران رہ جاتے ہیں اور دیگر لوگ بھی کہ یہ کام ہو کیسے گیا۔ہوا اس طرح گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قوت دے دی اور ہمت دے دی۔ہماری قوت اور ہماری ہمت سے زیادہ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں۔"خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک روئیے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشات تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعے سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دل میں بٹھاؤ۔"

ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگیں۔اور مانگتے ہی رہیں۔

بہت ہو گئی ہے بس اب چپ رہو تم
کوئی کچھ نہ سمجھے گا کچھ بھی کہو تم
نویدِ مسرت بنامِ حریفاں
مگر آشناؤں کے چرکے سہو تم

ابوالاقبال

O

سسکتے کانپتے آنسو بہاتے گو کے گذری ہے
مگر ہر سانس ہی کچھ بوجھ میرے ڈھو کے گذری ہے

مرے حلقوم پر تیروں کی بارش کسنے پھینکی ہے؟
یہ میری سوچ کس کرب و بلا سے ہو کے گذری ہے؟

ہوا میں آج پھر جلتے لہو کی بھبک آتی ہے
ہوا اس دشت سے گذری تو ٹھنڈک کھو کے گذری ہے

سنا تھا جَو سے جَو گندم سے گندم پیدا ہوتی ہے
یہاں رسمِ محبت نفرتوں کو بو کے گذری ہے

یہاں پھولوں کی ٹھنڈک میں تپش محسوس ہوتی ہے
یہاں پر چاندنی شبنم کے آنسو رو کے گذری ہے

گذرنے کو گذر ہو تو گئی ہے زندگی لیکن
بتائیں گے کسی دن کیسے جھیلی جو کے گذری ہے

رمق باقی نہیں میرے لہو میں زندگانی کی
گناہوں پر پشیمانی- ندامت وہ کے گذری ہے

نگہ آنکھوں سے نکلی تو بہت پاکیزہ پاکیزہ
یہاں کے بوند بھر پانی سے دامن دھو کے گذری ہے

بتا دی اشتیاقِ دید میں ساری عمر عظمت
بہت کچھ جاگ کر گذری بہت کچھ سو کے گذری ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

راستی کے چراغ بجھ نہ سکے
گمرہی چیختی پھری ہر سو
کوئی روشن دماغ آیا ہے
چھپتی پھرتی ہے تیرگی ہر سو

منیرہ ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

محسنِ اردو-- حضرت مرزا سلطان احمد صاحب

محسنین اردو میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اردو زبان کو فروغ دینے کے لئے جو مختلف ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ آپ نے تقریباً ان تمام ذرائع کو استعمال کیا اور ایسے وقت میں جب کہ اردو زبان کو خاص طور پر اس بات کی ضرورت تھی کہ صاحب اقتدار لوگ اسے سہارا دیں اور نہ صرف قلمی خدمت انجام دیں بلکہ اشاعت و ترویج کے لئے قلمی جواہر پاروں کو اپنی جیب سے روپیہ خرچ کرکے شائع کریں اور ملک کے مختلف طبقوں تک اس کی رسائی کا سامان بہم پہنچائیں۔

مرزا صاحب موصوف نہ صرف ایک اچھے نثر نگار تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک اچھے ناظم بھی، بلکہ انہوں نے اپنی ستر (۷۰) کے قریب کتب کو زیادہ تر اپنی جیب سے روپیہ خرچ کرکے چھپوایا۔ اور اس طرح اردو کی قلمی خدمت کے ساتھ ساتھ مالی خدمت بھی کی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے تحریر فرماتے ہیں۔

"خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب جو قادیان کے مشہور مغل خاندان سے تعلق رکھتے تھے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے زوجہ اول سے فرزند اکبر تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب غالباً ۱۸۵۹ء میں یا اس کے قریب پیدا ہوئے اور اسی (۸۰) سال کی عمر پاکر ۱۹۳۱ء میں فوت ہوئے ---- مرزا سلطان احمد صاحب نائب تحصیلدار کے عہدے سے اپنی ملازمت کا آغاز کرکے افسر مال کے عہدے تک پہنچے اور چند دن تک گوجرانوالا میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر بھی رہے تھے پنشن کے بعد ریاست بہاولپور میں وزیر مال کے جلیل القدر عہدہ پر بھی کچھ عرصہ کام کیا۔ ملازمت کے دوران مرزا صاحب موصوف کا دامن ہر جہت سے بے داغ رہا۔ آپ کے دل میں مسلمانوں کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مگر دوسری قوموں کے ساتھ بھی انصاف کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ تصنیف میں بھی مرزا سلطان احمد صاحب کو خاص شغف تھا۔ اور کبھی کبھی شعر کا شغل بھی کرلیتے تھے۔ ان کی تصنیفات میں ' ایک اعلیٰ ہستی' علوم القرآن 'اساس القرآن' فنون لطیفہ' ضرب الامثال' زمیندارہ بنک' اور چند نثر نما نظمیں زیادہ معروف ہیں۔"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جن کی تحریر کا اقتباس میں نے ابھی آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا ہے مرزا سلطان احمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ اور خود ایک نہایت اچھے مصنف تھے۔

یہ بات تو عام طور پر دیکھی گئی ہے کہ کسی مصنف نے ایک ہی موضوع پر متعدد کتب تصنیف کی ہوں۔ یہ بھی علمی تبحر کی دلیل ہے لیکن یہ کہ کوئی مصنف ایک سے زیادہ موضوعات پر ایک ہی جیسی قدرت اور روانی و سلاست کے ساتھ قلم اٹھا سکے، بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے۔ اور جس مصنف میں یہ بات پائی جاتی ہو اس کے تبحر علمی کا تو پھر کہنا ہی کیا! مرزا سلطان احمد صاحب نے مذہبیات پر قلم اٹھایا تو نہایت بیش قیمت جواہر پارے یادگار چھوڑے۔ اخلاقیات پر لکھا تو یوں محسوس ہوا کہ گویا اخلاقیات آپ کا خاص موضوع ہے۔ فلسفہ کے متعلق گوہر فشانی کی تو فلاسفروں کو دنگ کردیا۔ ان سب باتوں سے مختلف لیکن ایک نہایت ہی اہم مضمون جس کے ساتھ مسلمانوں کی بہبود وابستہ تھی اس پر بھی لکھا وہ تھا' زمیندارہ بنکاری۔

مذہبیات میں آپ کی ایک چھوٹی سی کتاب "ایک اعلیٰ ہستی" اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی کے اکاون (۵۱) دلائل پر مشتمل ہے۔ نہایت سلیس پیرائے میں اور عام فہم طریق پر آپ نے اپنے قارئین کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ کون و مکان کو پیدا کرنے والی ایک ہستی ہے اور وہ سب سے برتر و اعلیٰ ہے۔

اس کتاب میں "لاشئے اور ہستی" کے عنوان سے آپ لکھتے ہیں۔

"انسان یہ بھی جانتا ہے کہ لاشئے محض سے کوئی حقیقی وجود پیدا نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ لا شئے محض دو قائموں کے برابر نہیں ہوسکتی۔ یہ مان لیا گیا ہے کہ نیست سے ہست نہیں ہوسکتا۔ جب ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک نیست ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرض کرنا پڑتا ہے کہ اس سے ہست نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نیست نہ تو کوئی ہستی ہے اور نہ کوئی وجود اور نہ کوئی طاقت۔ جو کچھ بھی نہیں وہ کیا طاقت اور ہستی رکھے گا اور اس کی قیمت کیا کچھ ہوگی۔ جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ نیست سے ہست مشکل ہے تو پھر ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم اپنے اردگرد ایک عالم ہست دیکھتے ہیں جس سے ہم انکار نہیں کرسکتے۔ تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یا تو یہ عالم ہست خود بخود نیستی سے منتقل بہ ہست ہوا ہے اور یا یہ کہ اس کے سوا کوئی اور ہستی اس کی ہستی کا باعث ہوئی۔ اگر یہ ہستیاں خود بخود ہی وجود پذیر ہوئی ہیں تو یہ درست نہیں کیونکہ نیست سے ہست ہو نہیں سکتا۔ اس صورت میں یہ ماننا پڑے گا کہ کوئی دوسرا ہست ان ہستیوں کا باعث ہے۔ جو قدیم سے موجود ہے اور جس کی ہستی بجائے خود کوئی آغاز اور شروع نہیں رکھتی۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایسی ہستی قدامت تقدیس کے ساتھ ہی قوی تر۔ بالا تر۔ قادر تر بھی ہوگی۔ کیونکہ جب تک وہ یہ صفات نہ رکھے تب تک وہ تسلیم نہیں کی جاسکتی"

کتنی عام فہم ہے یہ مثال اور کتنے اچھے رنگ میں پیش کی گئی ہے۔ ساری کتاب ایسی ہی مثالوں سے پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی تحریریں نہ صرف اردو زبان پر ایک احسان کا رنگ رکھتی ہیں بلکہ عمومی طور پر ان کو بنی نوع انسان پر بھی احسان کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اتنی عام فہم تحریروں سے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کا پتہ دینا اور اس سے قریب سے قریب تر لانا اگر نوع انسان پر احسان نہیں تو اور کیا ہے؟

اپنی نظموں کے مجموعے کو "چند نثر نما نظموں کا مجموعہ" کا نام دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ان شعراء میں سے ہیں جنہیں روایتی اقدار کا پاس ہونے کے باوجود اس بات کا احساس تھا کہ کسی قدر تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ نئی شاعری کے پیش رووں میں صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔

اس مجموعے کے دیباچہ میں آپ لکھتے ہیں

"بے شک شاعر اور ناظم یا شعر اور نظم میں بظاہر کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ بادی النظر میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ شعر اور نظم دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ لیکن اگر ہم تنقیدی نظروں سے دیکھیں گے تو ماننا پڑے گا کہ جیسے نظم اور نثر میں فرق ہے اس کے قریب ہی شاعر اور ناظم ------ شعر اور نظم میں بھی بڑا فرق ہے۔ اگرچہ ادبی پہلو کے لحاظ سے بظاہر ہم اکثر شعر کو نظم اور نظم کو شعر کہتے ہیں۔ لیکن دراصل بات یہ نہیں ہوتی۔ ناظم اپنی نظموں میں یا شعر میں نکات پر قیاس نہیں کرتا بلکہ صرف شعر گوئی کے ظاہری تعبیرات اور تک بند شاعری کو ملحوظ رکھ کر نثری الفاظ اور فقرات کو جوڑ کر فارغ ہوجاتا ہے۔ شاعر بے شک نظم بھی کرتا ہے اس کا فعل تنظیم ادبی رنگ کے پہلو سے کچھ اور رنگ رکھتا ہے۔"

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں۔

"ہم اس کوچے سے بالکل ناآشنا ہیں جس میں شاعر رہا کرتے ہیں۔ ہمیں تو شعر فہمی کا بھی ملکہ نہیں نہ شعر گوئی کجا۔ جب شعر فہمی کا بھی ملکہ نہیں رکھتے تو ایک حد تک نظم گوئی سے بھی محروم ہیں' ہم یہ چند نظمیں اس خیال سے پیش کرتے ہیں جیسا کہ ایک ناثر کو بھی حق ہے کہ اپنے مضامین بہ اعتبار حسن مضامین کے پیش کرے۔ اگرچہ یہ خوان نظم نکات شعری سے خالی ہیں لیکن ہم متوقع ہیں کہ ہمارے قارئین کرام بمصداق

بر سر خوان تہی سرپوش باش عمل پیرا ہو کر مشکور ہوں گے۔"

اس مجموعے میں چند ایک غزلوں کے علاوہ متعدد طویل نظمیں ہیں۔ "وقت" کے متعلق ایک طویل نظم کے آخر پر آپ فرماتے ہیں

ہائے بے وقت ہم ہوئے بیدار
جا چکا وقت جب ہوئے بیدار
وقت گم ہو گیا تو ہوش آیا
کیسا بے وقت دل میں جوش آیا
وقت کو مفت کھو دیا ہم نے
اپنے ہاتھوں ڈبو دیا ہم نے
اے عزیزو سنو نصیحت یہ
وقت کرتا ہے خود وصیت یہ
اپنے اوقات کے رہو پابند
ہے زمانہ کی سود مند یہ پند

زیادہ تر نصیحت آموز نظمیں ہیں۔ مسلمانوں کی گراوٹ کا نقشہ کھینچ کر ان کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ گل و بلبل کے قصے چھوڑ کر قومی درد پیدا کیا جائے۔

گل و بلبل کے قصوں نے کہو پھل تم کو کیا بخشا
اگر کچھ درد رکھتے ہو تو قصہ قوم کا دیکھو
ہر اک جانب سے آتی ہے صدا آگے بڑھے جاؤ
قدم پیچھے نہ رکھو اب زمانے کی ہوا سمجھو

"علم و دولت" کے عنوان سے علم اور دولت کا مناظرہ پیش کیا گیا ہے۔ اور علم کو دولت سے بہتر ثابت کرکے نظم کو یوں ختم کیا ہے۔

اوج چرخ علم پر چڑھ جاؤ کیا تاخیر ہے
کامیابی کی یہی صورت یہی تدبیر ہے

حمد باری کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے

حمد باری میں زباں معذور ہے
درک ناقص ناطقہ مجبور ہے
حیطئہ ادراک سے ہو جو پرے
حمد اس کی کس طرح انسان کرے
صنع صانع کی کرے تعریف کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلق سے خالق کی ہو توصیف کیا
ذرہ ذرہ سے صدا آتی ہے یہ
ہر بن مُو سے ندا آتی ہے یہ
مسکن اس کا ہر گل و گلزار ہے
مظہر اس کا عندلیب و خار ہے

گل و بلبل۔ گل و خار۔ جواب خار۔ ایک طویل نظم کے حصے ہیں۔ جس کے آخری حصہ کا عنوان ہے "نتیجہ" اور بات یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ

دار دنیا ہے مقام امتحاں
آزماتا ہے خدائے دو جہاں
شکر بھیجے کون ہو کر درد مند
کون ایذاؤں میں ہو راحت پسند
خلق میں توام ہیں یہ شادی و غم
لطف میں پنہاں ہیں سامان ستم
شادی و غم میں بشکل خار و گل
مبتلا رہتے ہیں ان میں جزو کل
خار کے صدمے سے جو مغموم ہو
صبر اس کا خلق کو معلوم ہو
آفتوں پر ہر طرح صابر رہے
عمر بھر معبود کا شاکر رہے
نیک پائے گا جزا روز جزا
پھل ملے گا صبر کا بے انتہا
رحمت اس پر قادر بر حق کی ہو
خار غم کے جو اٹھائے رنج کو

صدائے نَے۔ سوال از نَے۔ جوابِ نَے۔ اثر صدائے نَے۔ تبلیغ۔ سوچو اور نتیجہ۔ یہ ایک اور طویل دلکش اور نصیحت آموز نظم کے حصے ہیں۔ اور اس نظم کو ان حسین اشعار پہ ختم کیا ہے۔

درد دل جس میں نہیں کیا خاک وہ انسان ہے
سچ تو یہ ہے ایک قالب ہے مگر بے جان ہے
بانسری دیتی ہے یہ ہر دم دعا انسان کو
درد دل سوز جگر بخشے خدا انسان کو
ہو بیاں کس طرح کیا نعمت ہے یہ سوز نہاں
ذائقہ اس کا زباں سے ہو نہیں سکتا بیاں
دل نہیں گوہر' وہ پتھر ہے جو اس میں غم نہیں
آنکھ وہ بینا نہیں اندھی ہے جس میں نم نہیں

یہ نظمیں ان کے درد دل اور قادر الکلامی کا بہترین نمونہ ہیں اور بہت سی نظمیں ہیں جن کا ذکر کرنے کو دل چاہتا ہے لیکن وقت کی رعائت کے ساتھ نظم کے حصے کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

اب آپ رنگ تغزل کے نمونے ملاحظہ فرمائیں
آپ کی غزلوں میں بے ساختگی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

عشق بھی آزما کے دیکھ لیا
آگ میں دل جلا کے دیکھ لیا
شیخ جی راز کھل گیا آخر
بزم رنداں میں آ کے دیکھ لیا

گلہ تیرا میرے منہ سے غضب ایسا نہیں ممکن
تیرے حق میں برا کیونکر کہے میری زباں ہو کر

ہے بشر کے ساتھ پیدا یاس و غم
کون اس میں مبتلا ہوتا نہیں
کیوں بنائیں تجھ کو ہم پیغامبر
ہم سے یہ باد صبا ہوتا نہیں

کسی پر کاش شیدا ہی نہ ہوتے
تو دل پر داغ پیدا ہی نہ ہوتے
یہ بیداری وبال جان نکلی
گزرتی کاش اپنی سوتے سوتے

غبار آلودہ دامانِ نظر ہے
کہو سچ سچ تم آئے ہو کہاں سے

کچھ پتہ اور ٹھکانا نہیں ملتا ان کا
بے ٹھکانے پہ تو فرمایئے جاؤں کیسے

یہ چشم فتنہ ساماں کیا کچھ دکھا رہی ہے
فتنے جو سو رہے تھے ان کو جگا رہی ہے
کچھ علم بھی ہے اس کا گل پر جو ہے گزرتی
دیوانہ وار بلبل اپنی سنا رہی ہے

آپ کی غزلوں میں بھی قومی درد جھلکتا ہے۔

ہر قوم رکھتی ہے ماوا و مسکن
فقط اپنی ہی قوم اک در بدر ہے

امت کا تیرے حال نہایت زبوں ہے اب
کہدے کوئی یہ جا کے خدا کے حبیب سے

منزل مقصود کو قوموں نے جاکر لے لیا
اب تو اٹھ اے قوم بیدل ورنہ پھر پچھتائے گی

باہمی جھگڑوں سے تو روبہ تنزل قوم ہے
رفتہ رفتہ یہ خلش بھی ایک دن مٹ جائے گی

بدل دو وصل کی شب ہنس کے رنگت چشم پرنم کی
خوشی کی رات ہے یہ اب نہ کچھ باتیں کرو غم کی

خدا معلوم اب انجام کیا ہو
سحر کا رنگ کیا ہو شام کیا ہو
نگاہ مہر سے محروم ہے یہ
مریض عشق کو آرام کیا ہو

کبھی تو بیٹھئے پہلو میں آ کر
کہ ہم بھی حوصلے دل کے نکالیں

یہ ہیں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب سلیس اور عام فہم نثر میں مذہبیات' اخلاقیات معاشیات اور ایسے ہی دیگر متعدد موضوعات پر بے شمار کتابیں لکھنے والے اور پرانی اقدار کو قائم رکھتے ہوئے نئی نظم کے پیش رووں کی صف اول کے شاعر۔ آپ نے نہ صرف قلم سے اردو زبان کی خدمت کی بلکہ مالی لحاظ سے بھی اس پر ایسے احسان کئے کہ ہمیشہ اردو زبان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

میں یہاں اس بات کو پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نہ صرف اردو کے محسن تھے بلکہ مسلمانوں کی بھی انہوں نے ایسی ایسی خدمات سرانجام دیں کہ ان کے وقت میں کم لوگ ہی ایسا کر سکتے تھے۔

فقیر سید وحید الدین صاحب فرماتے ہیں

"سرکاری ملازمت میں انہوں نے اپنے فرائض بڑی محنت زہانت اور دیانتداری سے انجام دیئے۔ جس جگہ بھی رہے نیک نام رہے۔ بالادست افسر بھی خوش ماتحت عملہ اور اہل معاملہ عوام بھی مطمئن۔ وہ اپنی خوبیوں کے سہارے ترقی کرتے کرتے ڈپٹی کمشنر کے عہدے تک پہنچے جو اس زمانے میں ایک ہندوستانی کی معراج تھی۔ سادہ لباس سادہ طبیعت انکسار اور مروت ان کے مزاج کا خاصہ تھا۔ ان کی ذات کے جوہر اس وقت پوری طرح نمایاں ہو کر سامنے آئے جب وہ ریاست بہاولپور کے وزیر بنا کر بھیجے گئے۔ کوٹھی میں داخل ہوتے ہی ملازمین سے کہا" "سلطان احمد اس ٹھاٹھ باٹھ اور سازو سامان کا عادی نہیں ہے"

چنانچہ ان کے کہنے سے تمام اعلیٰ قسم کا فرنیچر اور سازو سامان اکٹھا کر کے ایک کمرے میں مقفل کر دیا گیا۔ .... اللہ تعالیٰ ان کی (بخشش) فرمائے۔ بڑے صاحب کردار بزرگ تھے۔"

بقیہ : ص۵

اس کے باوجود کہ اقوام متحدہ نے سخت پابندیاں لگائی ہوئی ہیں اقوام متحدہ کے فوڈ اور ایگریکلچر کی تنظیموں نے جولائی میں کہا تھا کہ عراق کو بہت بڑا انسانی المیہ درپیش ہے۔ سوائے اس کے کہ اس سلسلے میں کچھ آسانیاں پیدا کی جائیں۔

بے روزگاری بڑھ رہی ہے خوراک کم ہو رہی ہے لوگوں کے سازو سامان میں بھی کمی آ رہی ہے۔ بوجھ بڑھ رہا ہے اور غریب لوگوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ یہ بات ہے جو رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔

پیاری مخلوق

نام کتاب: پیاری مخلوق
مصنفہ: بشریٰ داؤد
زیر اہتمام: شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی
صفحات: ۵۹
قیمت: درج نہیں
ملنے کا پتہ: شعبہ اشاعت لجنہ کراچی

بچوں کے لئے لکھی گئی اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات جمادات نباتات اور حیوانات کا ذکر کیا گیا۔ درجہ بدرجہ جمادات نباتات اور حیوانات کا تعارف کروایا ہے۔ سائنسی طور پر ان کی ہیئت اور نظام کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے۔ اس کے بعد انسان کا ذکر ہے اس کی ارتقائی منازل بیان کر کے پھر بااخلاق اور باخدا انسانوں تک ترقی کے مدارج بیان کئے ہیں۔ اور باخدا انسانوں میں سے انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد انسان کامل حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کا ذکر ہے اس کتاب میں درج معلومات کا مقصد بچوں کو یہ سمجھانا ہے کہ یہ ساری مخلوق کس طرح اللہ نے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی ہے۔ اور پھر یہ کہ انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے تعارف کے بارے میں اہم معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ جابجا بچوں کو سمجھانے کے لئے آسان اور عام فہم انداز اختیار کیا گیا ہے مگر موضوع کا تسلسل کئی مشکل باتوں کو بھی درمیان میں لے آتا ہے۔ کہیں کہیں ایسے مواقع پر انداز بیان بچوں کی سطح سے بالا دکھائی دیتا ہے۔

عمومی طور پر یہ ایک نہایت کامیاب کاوش ہے اور لجنہ اماء اللہ کراچی کے سلسلہ کتب میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ بشریٰ داؤد صاحبہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے کی محنت اور کاوش جابجا دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول بنائے اور اس کے نیک نتائج اور ثمرات پیدا کرے۔

(ی س ش)

نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

افغانی مہاجرین

اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر برائے مہاجرین مسز صداکواوگاتا اسلام آباد سے کوئٹہ پہنچیں تو وہاں انہوں نے بلوچستان کے گورنر وزیر اعلیٰ اور دیگر اعلیٰ افسران سے افغانستانی مہاجرین کے سلسلہ میں گفت وشنید کی۔ اس موقعہ پر اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کے مقامی افسران بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر افغانی مہاجرین کی افغانستان واپسی کے سلسلے میں تفصیلی جائزے لئے۔ گورنر موصوف نے مسز اوگاتا کو بتایا کہ اس سلسلے میں اب تک کیا اقدام کئے جاچکے ہیں انہوں یہ بھی کہا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ افغان مہاجرین جلد از جلد بخوشی اپنے وطن واپس پہنچ جائیں۔ اور وہاں جاکر بس جائیں۔

ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے ایران میں رہنے والے مہاجرین کی پاکستان کے ذریعے واپسی کو ایک ماہ کے لئے تاخیر میں ڈال دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں تہران میں کچھ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہ افغانی جو اس وقت ایران میں موجود ہیں ان کی پاکستان کے راستے سے واپسی کو روک دیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے دوران بلکہ بہت جلد یہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی اور افغان مہاجرین ایک دفعہ پھر پاکستان ہی کے ذریعہ سے واپس جانے لگیں گے۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ افغانیوں کو اب اپنے وطن جاکر اپنی حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہئیں تاکہ وہاں امن وامان ہو اور حکومت اپنے باشندوں کی بہبود کے پروگراموں پر عمل کرسکے۔ اگرچہ ابھی تک افغانستان میں مختلف دھڑے کبھی کبھی ایک دوسرے سے برسرپیکار ہو جاتے ہیں لیکن امید کی جاتی ہے کہ یہ جھگڑے آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے۔ حکومت کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔ باشندے اپنی بہبود کے سلسلے میں مختلف پروگراموں پر عمل کرسکیں گے۔ مسز اوگاتا کا یہ دورہ اسی بات کے پیش نظر کیا جا رہا ہے کہ افغانیوں کو واپس بھجوایا جائے اور انہیں یہ حوصلہ دے کر واپس جانے کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے ملک میں بس کر اپنی حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔

اولمپکس ۲۰۰۰ء

عالمی اولمپک کمیٹی نے موناکو میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰۰۰ء کے اولمپک سڈنی۔ آسٹریلیا میں منعقد کئے جائیں۔ آسٹریلیا کے علاوہ بیجنگ برلن استنبول اور مانچسٹر بھی اس فہرست میں شامل تھے جن میں سے کسی ایک مقام کو اولمپکس کے لئے منتخب کرنا تھا۔ اور چونکہ اولمپک صرف اور صرف ایک ہی جگہ پر منعقد ہوتے ہیں اس لئے ان میں سے ایک کا انتخاب کیا گیا اور وہ ہے آسٹریلیا کا ملک اور سڈنی کا شہر۔ عالمی اولمپک کمیٹی کے صدر جوان انتونیو سنوراک نے فیصلے کا اعلان کرنے سے پہلے کہا اور شائد اس میں مزاج کا رنگ موجود تھا کہ مجھے افسوس ہے کہ صرف ایک شہر نے بازی جیتی ہے۔ سڈنی کے نمائندے خوشی سے اچھل پڑے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگاکر اپنی محبت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ شائد بیجنگ یہ بازی جیت لے گا لیکن وہ ایسا نہیں کرسکا چنانچہ جب فیصلے کا اعلان کیا گیا تو بیجنگ نے نہایت کمزور تالیاں بجائیں۔ اس سے قبل آسٹریلیا میں ملبورن میں ۱۹۵۶ء کے اولمپکس منعقد کروائے تھے۔

بوسنیا کی حالت زار

بوسنیا کی حالت زار سے کون واقف نہیں۔ ان کی زمینیں چھینی جارہی ہیں ان کا قتل عام کیا جارہا ہے اور انہیں ترک وطن پر مجبور کیا جارہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جنسی بے راہ روی کی وجہ سے سربوں نے ہزاروں کی تعداد میں عورتوں کی بے حرمتی کی ہے۔ انہیں اسلحہ خریدنے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنا دفاع نہیں کرسکتے۔ یہاں کے مسلمان حکام نے بار بار اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ انہیں اسلحہ خریدنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس خیال کے ماتحت کہ اگر بوسنیا کے مسلمان باشندوں کے پاس بھی اسلحہ ہوا تو جنگ مزید پھیل جائے گی۔ اور لمبے عرصے تک چلے گی انہیں اجازت نہیں دی جارہی۔

حال ہی میں ایران نے کہا ہے کہ وہ دس ہزار والنٹیرز بوسنیا بھیجنے کے لئے تیار ہے جو اقوام متحدہ کی کمان کے ماتحت اپنی خدمات پیش کریں گے۔ ایرانی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر نے وی آنا میں کہا ہے کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ امریکہ ہماری اس پیش کش کو قبول نہیں کر رہا انہوں نے اس بات کا مطالبہ دہرایا ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف اسلحہ خریدنے کی جو پابندی لگی ہوئی ہے اسے فوری طور پر اٹھایا جائے۔ مغربی ممالک نے بار بار کہا ہے کہ انہیں سب سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ ایرانی فوجوں کی پشت پناہی میں بوسنیا میں اسلامی بنیاد پرستی کا دوردورہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح وہاں کی جنگ پر تیل گرانے والی بات ہوگی۔ مغربی ممالک اس موہوم خیال کے پیش نظر بوسنیا کو غیر محفوظ حالت میں رکھ رہے ہیں اور اسلامی دنیا اب لگتا ہے کہ کچھ نہ کرنے پر مجبور ہے۔ اگرچہ مجبور تو نہیں ہونی چاہئے اگر تمام اسلامی ممالک مل کر بوسنیا کی مدد کرنا چاہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو انہیں اس بات سے روک سکے۔ بوسنیا کو اس وقت سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔

عراق کا عزم

امریکہ کے ہوسٹن پوسٹ یکم اگست ۱۹۹۳ء میں ایک خبر یوں شائع ہوئی ہے بغداد ہر جمعرات کو وہ اعلیٰ طبقے کے جوڑے درجنوں کی تعداد میں ہنٹنگ کلب میں اکٹھے ہوتے ہیں اور یہاں اجتماعی شادیاں ہوتی ہیں یہ خیال صدام حسین کے سب سے بڑے بیٹے اُودائی کو اس لئے آیا کیونکہ اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیوں کے تین سالوں میں چینی اور دیگر خورونوش اشیاء کی خاصی کمی ہوگئی ہے اکثر عربوں کی طرح عراقی بھی عام طور پر شادیوں کے موقع پر دعوتوں کے وقت بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں اس لئے بغداد میں اور عراق کے دوسرے حصوں میں اجتماعی شادیاں ہونے لگی ہیں اور یہ اس بات کا ظاہرو باہر منہ بولتا ثبوت ہے کہ پابندیوں نے بڑے لوگوں کو بھی اس طرح متاثر کیا ہے۔

عام عراقی لوگ زندہ رہنے کے لئے روزمرہ کی زندگی میں خاصی محنت کرتے ہیں چونکہ پابندیاں ان پر بہت زیادہ اثر کرتی ہیں اکثر اوقات امن وامان قائم نہیں رہتا اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے بغداد میں جنگ سے پہلے فقیر نام کے نہیں ملتے تھے۔ اب وہ گلیوں میں خاصی تعداد میں موجود پائے جاتے ہیں۔ وہ روپیہ نہیں مانگتے بلکہ خورونوش کی اشیاء کے لئے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ جو بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں حالانکہ سزائیں بہت زیادہ سخت ہیں کار چوری کی سزا موت ہے سبزیاں اور دوسری زرعی اجناس گڈوں پر رکھ کر لے جائی جاتی ہیں جنہیں گدھے یا اونٹ کھینچتے ہیں کیونکہ ٹرکوں کے لئے سپیئر پارٹ موجود نہیں ہیں خورونوش کی قیمتیں چھ ہزار فی صد بڑھ گئی ہیں ان قیمتوں کی نسبت جو کہ اگست ۱۹۹۰ء کو تھیں ایک عام سول سرونٹ کی تنخواہ دوگنی ہوگئی ہے۔ یعنی چار سو پچاس دینار ماہانہ لیکن سرکاری ایکسچینج میں یہ رقم دس ڈالر سے کچھ کم ہے شہری عراقیوں کی اکثریت بے روزگار ہے بہت سے لوگوں نے ہنگاموں میں اپنی قیمتی اشیاء خاصا عرصہ ہوا بیچ ڈالی تھیں تاکہ لوگ خورونوش کے لئے کچھ خرید سکیں۔ بے روزگاروں میں ان لوگوں کی چھ لاکھ تعداد بھی شامل ہے جو پہلے فوجی تھے اور جنگ کے بعد انہیں فارغ کردیا گیا تھا۔ ان کے پاس کوئی ایسی مہارت نہیں ہے جس سے وہ اپنے روزگار کے لئے انتظام کرسکیں۔ بہت سے لوگوں نے زراعت شروع کردی ہے لیکن چونکہ آبپاشی کا نظام بھی ٹوٹ پھوٹ رہا ہے۔ اور کھادیں بھی نہیں ملتیں اور بیج بھی کم سپلائی کئے جاسکے ہیں۔ زراعت کا پیشہ بھی زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ ایران اور ترکی سے غیر قانونی تجارت ہوتی ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ جو علاقہ کسی وقت میسو پوٹیمیا تھا اب قحط کا علاقہ بن گیا ہے پہلے بڑی زرخیز زمین تھی۔

صدام حسین کو بھی اپنے زندہ رہنے کے لئے کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن وہ ہمت ہارنے والے لوگوں سے بہت زیادہ بہتر ہیں اگرچہ حالات ان کے خلاف ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے اقتدار سنبھالے رکھا ہے انہیں کرد اور شیعہ مسلمانوں کی بغاوت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے سرکاری لوگ بہت سے آنے والے لوگوں کو مسکراتے ہوئے۔ اپنے بیج دیتے ہیں۔ جن پر لکھا ہوا ہے ان کے پاس ابھی تک ان کی ملازمت موجود ہے یہ جارج بش کی طرف اشارہ ہے کہ ابھی صدام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ صدام حسین کے سیاسی کیریئر کے خاتمے کا ابھی کوئی خطرہ نہیں ہے حالانکہ انہیں صدر بنے چودہ سال ہوگئے ہیں اور اس سے دس پہلے وہ عراق کی پوری طرح طاقت مانے جاتے تھے ان کی فوج اگرچہ اب دس لاکھ سے چار لاکھ رہ گئی ہے دس لاکھ اس وقت تھی جب انہوں نے کویت پر حملہ کیا یہ بھی ممکن ہے کہ بعض فوجیوں کا حوصلہ پست ہوگیا ہو لیکن سیکورٹی کے انتظامات ٹھیک ٹھاک ہیں صدام حسین بار بار اقوام متحدہ کو اس بات پر چیلنج دیتے ہیں کہ اقوام متحدہ ان کے اسلحہ کو ختم کرنے کے درپے ہے اور عراق کو ہوائی حملوں سے خاصی سزا مل چکی ہے اور اس پر میزائل حملے بھی کئے گئے ہیں البتہ ان کی حکومت محدود پیمانے پر تیل کی فروخت کے متعلق گفتگو کر رہی ہے تاکہ خوراک اور دوائیں خرید سکے اور یہ سب کچھ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۱۷ میں عبدالوہاب فیضی ولد عبدالجبار قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۱۲ دارالنصر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۹۹۳-۷-۱ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالوہاب فیضی ۶/۱۲ دارالنصر غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر ۱ طاہر محمود احمد وصیت نمبر ۲۵۷۵۷ گواہ شد نمبر ۲ نعیم اللہ خان ملھی وصیت نمبر ۲۵۷۷۰

مسل نمبر ۲۹۲۱۸ میں ڈاکٹر صفی اللہ صفی ولد چوہدری محمد عبداللہ قوم مغل پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ہاشم شاہ میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر صفی اللہ صفی محلہ ہاشم شاہ میانوالی گواہ شد نمبر ۱ محمد یوسف بٹ وصیت نمبر ۲۵۶۳۹ گواہ شد نمبر ۲ امجد احمد وصیت نمبر ۲۵۳۴۵

مسل نمبر ۲۹۲۱۹ میں محمد سلطان ظفر ولد ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ۱/۳ حصہ ترکہ والد ۷ کنال ۱۳ مرلہ زرعی زمین واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ۷۰۰۰۰ روپے ۲۔ ۱/۳ حصہ ترکہ والد ۴ دوکانیں واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ۴۸۰۰۰ روپے ۳۔ ۱/۳ حصہ ترکہ والد ایک مکان واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۴۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سلطان ظفر احمد نگر حال کارکن راجہ کیوریو گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد فاضل بٹ گواہ شد نمبر ۲ عبدالرؤف احمد نگر نزد ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۲۰ میں ناصر محمود احمد ولد ملک رفیق احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن N-۱۱۰ ڈیفنس سوسائٹی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر محمود احمد N-۱۱۰ ڈیفنس سوسائٹی لاہور رفیز نمبرون گواہ شد نمبر ۱ سید منور احمد لاہور گواہ شد نمبر ۲ سید محمد احمد لاہور

مسل نمبر ۲۹۲۲۱ میں رشید خالد ولد سردار احمد قوم کشمیری پیشہ کاروبار عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۵-۱۴۵ نیو چوبرجی پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ٹی وی۔ فرج۔ فرنیچر مالیتی ۳۰۰۰۰ روپے ۲۔ نقد رقم ۱۰۰۰۰ روپے ۳۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع لاہور ۴۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰۰ روپے سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید خالد A-۵-۱۴۵ نیو چوبرجی پارک لاہور گواہ شد نمبر ۱ زاہد شاکر ولد کرم دین اکرم چوبرجی پارک لاہور گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شاہد سیکرٹری مال حلقہ راج گڑھ لاہور

مسل نمبر ۲۹۲۲۲ میں نسرین طاہر چوہدری زوجہ زاہد شاکر قوم چوہدری پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۵-۱۴۵ نیو چوبرجی پارک شام نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شد ۱۰۰۰ پونڈ ۲۔ نقد رقم ۲۰۰۰۰ روپے ۳۔ زیور طلائی مالیتی ستر ہزار روپے ۷۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین چوہدری A-۵-۱۴۵ نیو چوبرجی پارک شام نگر لاہور گواہ شد نمبر ۱ رشید خالد مسل نمبر ۲۹۲۲۱ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شاہد سیکرٹری مال حلقہ راج گڑھ لاہور

مسل نمبر ۲۹۲۲۳ میں ظہیر احمد ریحان ولد ملک رشید احمد ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۹۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہیر احمد ریحان طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد صاحب بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ گواہ شد نمبر ۲ مبشر احمد صاحب کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲

مسل نمبر ۲۹۲۲۴ میں غلام جنت زوجہ ملک نور محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ایک کوکا مالیتی ۱۰۰ روپے ۲۔ بالیاں طلائی مالیتی ۳۸۵۰ روپے ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۸۹۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ غلام جنت نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سلیم احمد نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر ۲ منور محمود کاہلوں وصیت نمبر ۱۹۴۲۵

مسل نمبر ۲۹۲۲۵ میں طارق محمود ملک ولد غلام مصطفیٰ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق محمود ملک ۱۱/۳۹ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ گواہ شد نمبر ۲ محمد عامر وصیت نمبر ۲۷۹۱۴

مسل نمبر ۲۹۲۲۶ میں علیم احمد سلہری ولد ارشاد احمد سلہری قوم سلہری پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد علیم احمد سلہری A-۳۰ شیٹ نمبر ۲۶ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

مسل نمبر ۲۹۲۲۷ میں محمد آصف ندیم ولد محمد لطیف احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد آصف ندیم E-۲۴ شیٹ نمبر ۲۵ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود صاحب وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

مسل نمبر ۲۹۲۲۸ میں جرار الحسن خان ولد محمد ابراہیم فاضل صاحب قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہین ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جرار الحسن خان ۱۱/۴۸۳ ظفر کمپلکس ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم بلال احمد صاحب کارکن الفضل ربوہ کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ گذشتہ چار پانچ روز سے بیمار ہیں اور اب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ محمودہ ظفر صاحبہ زوجہ ظفر احمد صاحب (ملتانی) ان دنوں شوگر کی مریضہ ہیں اور شدید بلڈ پریشر بھی ہے۔

○ مکرم پیر محمد صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ) کے چھوٹے بیٹے عزیز منصور احمد جس کے گھٹنے کی ہڈی خراب تھی اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھا۔ اس کا گھٹنہ ٹھیک نہیں ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ضرورت ہے

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم F.Sc. ہے۔ بی۔ ایس۔ سی (بیالوجی + کیمسٹری) بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ خواہش مند حضرات فوری طور پر دفتر نصرت جہاں اکیڈمی سے رابطہ کریں۔

پرنسپل

نمایاں کامیابی

○ مکرم عبد اللطیف شاد صاحب ابن مکرم عبد الخالق صاحب گلشن پارک مغل پورہ لاہور نے گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لاہور کینٹ میں ہونے والے سی کام کے امتحان سال ۹۳۔۱۹۹۲ء میں کالج بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ نے ۶۵۰ نمبروں میں سے ۴۳۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

○ مکرم رُمان اعجاز ملک۔ کوئٹہ نے یونیورسٹی آف بلوچستان شعبہ فزکس کے سالانہ امتحان ایم۔ ایس۔ سی منعقدہ ۱۹۹۱ء میں صوبہ بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے ۱۲۰۰ میں سے ۸۸۲ نمبر حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

تربیتی پروگرام

واقفین نو رحمت بلاک

○ ۱۴۔ اگست ۱۹۹۳ء کو رحمت بلاک کے واقفین نو کا ایک شاندار تربیتی پروگرام ہوا۔ رحمت بلاک کے بلاک لیڈر مکرم عبد الرشید تبسم صاحب نے بڑی محنت سے یہ پروگرام تشکیل دے کر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ان کے ساتھ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ رحمت شرقی (ب) نے ان کے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا۔

اس پروگرام میں مکرم و محترم محمود احمد صاحب باجوہ بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے چھ محلوں کے واقفین نو کے تلاوت، نظم، ترانہ اور صفائی کے مقابلے ہوئے بلاک کے محلوں نے حسب ذیل پوزیشنز حاصل کیں۔

صفائی = دارالرحمت شرقی (ا) (اول) ناصر آباد (دوم) تلاوت = دارالرحمت وسطی (اول) دارالرحمت شرقی (ب) (دوم) نظم = دارالبرکات (اول) دارالفتوح (دوم) ترانہ = دارالرحمت شرقی (ب) (اول) دارالرحمت شرقی (ا) (دوم)

۱۴۔ اگست کے حوالہ سے بچوں نے قومی ترانہ پیش کیا۔ اور حاضرین سے بہت داد حاصل کی۔ اس پروگرام میں (۱۰۰) واقفین نو شامل ہوئے۔ مکرم محمود احمد باجوہ نے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم پرویز احمد صاحب گوگی سٹوڈیو نے ہمارے پروگرام کی رضا کارانہ طور پر ویڈیو فلم بنائی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

تحریک وقف نو کی برکات

○ طاہرہ امانت گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے لکھتی ہیں :-

"میں نے اپنے خدا سے بہت دعائیں کیں کہ اللہ مجھے بیٹا دے۔ میں اسے وقف نو میں شامل کروں گی۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بچہ جس نے سفید قمیض پہنی ہوئی ہے اس کے بارے میں ایک اور عورت کہتی ہے کہ یہ لو یہ تمہارا بچہ ہے۔ اور میں نے اس بچے کو اٹھا لیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے واقعی ہمیں بیٹا دیا اور اسے ہم نے پہلے دن سفید قمیض ہی پہنائی۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے میری خواب پوری کردی۔ اور میں نے اپنا بیٹا عدیل احمد تحریک وقف نو میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کی"۔

الفضل کی قیمت میں اضافہ

اخباری کاغذ کی قیمت و دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے ملکی اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ مجبوراً روزنامہ الفضل کے سالانہ چندہ میں یکم نومبر ۹۳ء سے ۲۰۰ روپے سالانہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ نئی قیمتیں درج ذیل ہونگی۔

اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	-/۶۰۰ روپے
ششماہی چندہ	-/۳۰۰ روپے
سہ ماہی چندہ	-/۱۵۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ	-/۱۲۰ روپے
فی پرچہ	-/۲ روپے

بیرون پاکستان

	صرف خطبہ نمبر	روزانہ پیکٹ	ہفتہ وار پیکٹ
۱۔ خلیجی ریاستیں، سعودی عرب، مصر، الجیریا	۱۶ ڈالر	۹۰ ڈالر	۶۵ ڈالر
۲۔ انگلستان، یورپ، افریقہ، جاپان، انڈونیشیا	۲۰ ڈالر	۱۱۰ ڈالر	۸۰ ڈالر
۳۔ کینیڈا، یونائیٹڈ سٹیٹس	۲۵ ڈالر	۱۲۵ ڈالر	۱۱۰ ڈالر
۴۔ جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی	۳۰ ڈالر	۱۵۵ ڈالر	۱۱۵ ڈالر
۵۔ بھارت، نیپال، بھوٹان، سری لنکا	۱۰ ڈالر	۶۰ ڈالر	۵۰ ڈالر
۶۔ بنگلہ دیش، ایران، عراق، اردن، شام، ترکی	۱۰ ڈالر	۵۰ ڈالر	۴۵ ڈالر

(مینجر الفضل)

نام کی درستی

○ روزنامہ الفضل ۲۶۔ اگست ۱۹۹۳ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء میں عورتوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب (فرمودہ ۳۱۔ جولائی) کا خلاصہ شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ نے ایک خاتون کے خواب کا ذکر فرمایا ہے ان کا نام غلطی سے امتہ النصیر شائع ہوا ہے۔ یہ خواب مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ والدہ نعیم احمد طاہر کا ہے۔ یہ خواب اس سے قبل بھی الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

(ادارہ)

امتحانی تاریخ میں توسیع

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۳ء کے حل شدہ پرچے مرکز کو بھجوانے کی آخری تاریخ میں دو ہفتہ کی توسیع کی جا رہی ہے۔ زعماء کرام اب اپنی مجلس کے حل شدہ پرچے ۱۴۔ اکتوبر ۹۳ء تک مرکز کو بھجوا سکتے ہیں۔

مرکزی امتحان سہ ماہی چہارم ۹۳ء دس دسمبر ۹۳ء کو منعقد ہوگا۔ زعماء کرام زیادہ سے زیادہ انصار کو ان علمی پروگراموں میں عملاً شریک کریں۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ : ص ۱

قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے اس کو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے۔ غرض مختصر یہ ہے کہ متقی بنو اور اللہ کا خوف کرو۔ تمہارے اعمال میں تکبر، کذب اور دوسرے کو ایذا نہ ہو۔ ان شرائط کی پابندی کرو جو بیعت کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

(خطبہ ۱۳/ ستمبر ۱۹۰۲ء)

کوٹھی برائے فروخت

○ ربوہ محلہ ناصر آباد میں واقع امریکن ڈیزائن کے مطابق آر سی سی تعمیر کے ساتھ اپنی نوعیت کی واحد کوٹھی برائے فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مزید تفصیلات محترم محمد رفیع خان صاحب خان میڈیکل سٹور۔ اقصیٰ چوک۔ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۴۔ اکتوبر۔ موسم معتدل ہے۔
ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۵ درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کو الیکشن لڑنے پر آمادہ کرنے کے لئے فوج نے ایم کیو ایم سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ ایم کیو ایم کے ایک وفد نے جنرل عبدالوحید سے طویل ملاقات کے بعد ۲۸۔ ستمبر کو ۵ نکاتی منصوبے پر اتفاق کر لیا تھا۔ سمجھوتے کے نتیجے میں ایم کیو ایم کے تین سو سے زائد روپوش کارکن منظر عام پر آ گئے تھے۔ انتخابی مہم چلانے 'سیاسی انتقام کا نشانہ نہ بنانے اور مکمل تحفظ کی یقین دہانی بھی کرا دی گئی۔ بائیکاٹ کے اعلان نے ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ جی ایچ کیو پھر بھی ایم کیو ایم کو آمادہ کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

○ نگران حکومت کی طرف سے ۸۲۔ ارب روپے کے قرضوں کی واپسی کی مہم ناکام ہو گئی ہے۔ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ٹیکسوں کی وصولی کی مہم روک دی ہے۔ جن کو نوٹس بھجوائے گئے تھے ان کے خلاف بھی کارروائی معطل کر دی گئی ہے۔ اب تک مجموعی طور پر ایک ارب سے بھی کم قرضوں کی واپسی ہو سکی ہے۔ بنکوں نے بھی قرضوں کی واپسی کے لئے مزید کارروائی "عملاً" روک دی ہے۔

○ روس میں اقتدار کی کشمکش تیز ہو گئی ہے۔ پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے باہر پولیس اور مظاہرین میں زبردست تصادم ہوا۔ یلسن کے مخالف ایک بڑے لیڈر نے بتایا ہے کہ یلسن کے حامی ۲۰۰ فوجیوں نے ہمارا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یلسن کی حمایت دن بدن کم ہو رہی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے انتخابات کے لئے انتخابی مہم ۴۔ اکتوبر کی رات بارہ بجے بند ہو گئی۔ ۵۔ اکتوبر کو کسی قسم کا جلسہ جلوس یا انتخابی تقریر نہیں ہو سکے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اس دفعہ ہم ۱۹۹۰ء کا بدلہ لیں گے اس دفعہ ووٹ چوری نہیں ہونے دیں گے۔ چاروں صوبوں کے عوام نے فیصلہ دے دیا ہے کہ وہ نہ صرف مرکز بلکہ صوبوں میں بھی پیپلز پارٹی کی حکومت بنائیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ قائداعظم کی مسلم لیگ اب پیپلز پارٹی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ نواز شریف کے پاس صرف مسلم لیگ کا نام باقی رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی جماعتیں انتخابات سے بھاگنے کا سوچ رہی ہیں۔ اب قبضہ سیاست نہیں چلے گی صرف خلق خدا کی سیاست چلے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقابلہ غریب دشمنوں جھوٹ لوٹ کھسوٹ اور لالچ کی سیاست سے ہے۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم برسراقتدار آ کر نواز شریف کی کوٹھیاں نیلام کر کے پیسہ غریب عوام میں بانٹیں گے۔ نواز شریف اور بے نظیر دونوں کا قبلہ "امریکہ" ہے۔ انہیں اقتدار میں لانے کی امریکی سازش ناکام بنا دیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم اس لئے الیکشن نہیں لڑنا چاہتی کیونکہ اس دفعہ فوج کی موجودگی میں دھاندلی نہیں ہو گی اور وہ جیت نہیں سکیں گے۔

○ قائمقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ انتقال اقتدار کی تاریخ کا اعلان بدھ کو انتخابات سے پہلے پہلے کر دیا جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کا بائیکاٹ ختم کرانے کے لئے ایم کیو ایم کے تمام مطالبات تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے جنرل وحید کراچی پہنچ رہے ہیں۔

○ خوشاب میں مٹھہ ٹوانہ کے مقام پر پیپلز پارٹی کے امیدوار پر قاتلانہ حملہ ہوا جس سے ۲۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی صوبہ سرحد کے صدر مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے۔ سرکاری کمانڈوز نے ایک ملزم کو کلاشنکوف سمیت گرفتار کر لیا ہے۔

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم جو کہتے ہیں کر دکھاتے ہیں۔ دوسری جانب ڈرامہ ہے۔ بندر کا تماشا دکھانے والے مداری ہیں۔ قوم ان ڈگڈگی بجانے والے سرکس کے مداریوں کو اچھی طرح پہچان چکی ہے۔ ہمارا مقابلہ لوٹوں کے ساتھ ہے اور کوئی بھی باضمیر کسی لوٹے کو ووٹ نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسراقتدار آ کر صنعتی انقلاب برپا کر دیں گے۔ بے نظیر نے پہلے ۱۵۰ نشستوں کا دعویٰ کیا۔ پھر ۱۰۰ پر آ گئیں۔ ان کے حواریوں کو ۳۰۔ نشستیں بھی نصیب نہیں ہونگی انہوں نے کہا کہ اب شیر کے بپھرنے کا وقت آ گیا ہے۔ ۷۔ اکتوبر کو ہم اسلام آباد میں ہونگے۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ وفاقی وزارت مذہبی امور نے وفاقی دارالحکومت کے علماء اور خطیبوں سے کہا ہے کہ وہ انتخابی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے گریز کریں۔ انتخابی سرگرمیوں میں ملوث علماء کو وارننگ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اگر یہ سرکاری ملازم علماء انتخابی سرگرمیوں سے باز نہ آئے تو ان کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ وفاقی وزارت مذہبی امور نے یہ وارننگ الیکشن کمیشن کی طرف سے ملنے والی شکایت کے بعد جاری کی ہے۔

○ میاں نواز شریف نے ایک اشتہار کے ذریعے جماعت اسلامی کے اراکین کو براہ راست رابطہ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "آپ کی طرح مجھے بھی دکھ ہے کہ عالم اسلام کے عظیم مفکر مولانا مودودی کی جماعت کے کردار کو کس طرح بدلا جا رہا ہے۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ اسلامی ذہن کے حامل ووٹ ضائع نہ ہوں۔ لیکن میری ہر پیشکش دلیل اور اپیل کو مسترد کر دیا گیا" انہوں نے مزید لکھا ہے "میں جماعت کا ہمیشہ ممنون رہا ہوں۔ اس سے مجھے کوئی گلہ نہیں" انہوں نے لکھا ہے "اللہ تعالیٰ آپ کو ضمیر کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے" اس کھلے خط کے اوپر جو پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ نواز شریف اور مولانا مودودی کی تصاویر نمایاں طور پر شائع کی گئی ہیں۔

○ واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ آئندہ منتخب حکومت کی مدت بہت تھوڑی ہو گی۔ اس کے بعد جو انتخابات ہونگے ان میں صرف مسلم لیگ حکومت بنائے گی۔ دوسری جماعتیں ختم ہو جائیں گی۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھپن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS125
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر رحیم ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون :- ۶۰۶ - ۷۷۱

ملازمت کیلئے موقع
۱۔ ایک سیلز مین کم از کم میٹرک پاس۔ عمر ۲۵ تا ۵۰ سال
۲۔ ایک گن مین۔ رات کی ڈیوٹی کے لئے۔ اپنی گن ہونی ضروری ہے۔
۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کو انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔
پتہ : واریئر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ
کہکشاں کالونی۔ ربوہ۔ فون 615

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
حبوب مفید اٹھراہ
۲۰ گرام .... ۲۰ روپے
۶۰ گرام .... ۶۰ روپے
تھوک و پرچون
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

راجی ائیر لائنز کی کنفرم ٹکٹیں
اب ربوہ میں ہی دستیاب ہیں
اندرون ملک یا کراچی سے روانہ ہونے والی کسی بھی انٹرنیشنل ائیر لائنز کے کنکشن کیلئے راجی ائیر لائنز کی انتہائی ارزاں ٹکٹیں اب ربوہ میں ہی دستیاب ہیں۔
اسکے علاوہ تمام ائیر لائنز کی انٹرنیشنل بکنگ اور ارزاں ٹکٹوں کیلئے کامیاب ادارہ
احمد ٹریولز انٹرنیشنل بالمقابل ایوان محمود الناصر مارکیٹ
فون دفتر ۲۱۱۵۵۰ گھر ۲۱۱۴۴۰ ربوہ
فیصل آباد۔ فون دفتر 624747 گھر۔ 629797